شراب - جُوا

خمر و میسر

ڈاکٹر محمد صغیر حسن المعصومی

اسلام میں خمر شراب اور میسر جوا دونوں حرام ہیں۔ دونوں کو ناپاک شیطانی عمل "رجس من عمل الشیطان" کہا گیا ہے۔ ان کی حرمت کے متعلق قرآن پاک میں چار آیتیں نازل ہوئیں، چونکہ عرب کے لوگ دونوں کے عادی تھے اور ان کی یہ عادتیں طبیعت ثانیہ بن چکی تھیں اس لئے ان کی حرمت کا حکم بتدریج نازل ہوا۔

تفسیر کبیر (جلد ۲ صفحہ ۳۲۷) میں امام فخر الدین رازی رقمطراز ہیں۔

"کہتے ہیں کہ خمر (شراب) کے بارے میں چار آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ مکہ میں یہ آیت نازل ہوئی "ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا" کھجور اور انگور سے نشہ آور شراب اور اچھا رزق بناتے ہیں"۔ اس وقت تک مسلمان شراب پیتے تھے اور اس کی عادت عام تھی۔ حضرت عمرؓ، حضرت معاذؓ اور کچھ صحابہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ آپ خمر و شراب کے بارے میں کچھ حکم دیجئے کہ شراب ہماری عقل کو گم کر دیتی ہے اور دولت سلب کر لیتی ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

" قل فیھما اثم کبیر ومنافع للناس" اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرما دیجئے کہ شراب اور جوئے میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے ان میں کچھ فائدے ہیں اور گناہ ان کے فائدوں سے بڑھ چڑھ کر ہے) اس آیت کے نازل ہونے کے بعد کچھ لوگوں نے شراب (جوا) ترک کر دیا، مگر کچھ لوگ شراب پیتے رہے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے کچھ لوگوں کی دعوت کی، کھانے پینے میں شراب کا دور بھی چلا اور مست ہو گئے، بعض صحابہ اسی حالت میں نماز پڑھنے لگے اور سورۂ کافرون کی قرأت میں لائے نفی کو حذف کر گئے اور پڑھا۔ "قل یا ایھا الکفرون اعبد ما تعبدون"

اس واقعہ کے بعد ہی یہ آیت پاک نازل ہوئی۔ "لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ (تم مستی کے عالم میں نماز کے قریب نہ جاؤ) اس پر بہت کم لوگ شراب پینے لگے۔ اس اثنار میں ایک بار کچھ انصار مل بیٹھے ان میں حضرت سعد بن ابی وقاص بھی تھے مجلس میں شراب بھی تھی چنانچہ مستی میں فخرومباہات پر اتر آئے اور اشعار پڑھنے کی نوبت آگئی۔ حضرت سعدؓ نے ایک ایسا شعر پڑھ دیا جس میں انصار کی بُرائی کی گئی تھی، اس پر ایک انصاری نے ایک اونٹ کے نچلے جبڑے کو لیکر حضرت سعد پر دے مارا جس سے ان کے زخم آگئے۔ انہوں نے حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی جس پر حضرت عمر کہہ اٹھے۔ اے میرے اللہ۔ خمر کے بارے میں بیان شافی سے ہمیں نوازیں۔ جس پر یہ آیت پاک نازل ہوئی۔ یاایھا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (مائدہ ۱۲) انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون

اے ایمان والو! شراب، جوا بتوں کے نشان اور فال کے تیر ناپاک شیطان کے کام ہیں پس تم ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعہ دشمنی بغض اور جھگڑا پیدا کرے اور تم کو نماز سے باز رکھے۔ تو کیا تم اس کے ارادے تک پہنچو گے۔ (اور ان سے باز نہ رہو گے؟)

اس ضمن میں قفالؒ رحمتہ اللہ علیہ کے قول کو امام رازی نے نقل کیا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ اس ترتیب سے شراب کی حرمت بیان کرنے کی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ لوگ شراب کے کس قدر شیدا اور گرویدہ ہیں چونکہ لوگ شراب سے طرح طرح سے فائدے حاصل کرتے تھے اس لئے یکبارگی ممانعت واقع ہونے سے ان پر بڑا شاق گذرتا۔ غرض اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی آسانی کا لحاظ رکھا ہے۔ اور آہستہ آہستہ اس کی حرمت نازل کی۔

یہ کہنا بے سود ہے کہ خمر کی حرمت ثابت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے "حُرم" یا اس کے مترادف الفاظ نہیں استعمال کئے ہیں۔ جیسا کہ مردار، خون، سور کے گوشت کو اللہ تعالیٰ نے لفظ تحریم کے ساتھ حرام قرار دیا۔ اور کہا: حرمت المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل بہ لغیر اللہ
اللہ تعالیٰ نے مرے ہوئے جانور، خون۔ سور کے گوشت اور ان جانوروں کے گوشت کو حرام

قرار دیا جن کو اللہ کے سوا دوسرے ناموں سے ذبح کیا گیا ہے؟

درحقیقت قرآن پاک نے جہاں کسی چیز کی حرمت کا حکم یکبارگی دیا ہے "حرّم" کا لفظ استعمال کیا ہے چونکہ خمر سے لوگوں کو بتدریج روکا گیا اس وجہ سے حرمت کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔ سورۂ مائدہ کی آیت میں انما الخمر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ" یعنی شراب جوئے بتوں کے تھان فال کے تیروں کو پہ زور الفاظ میں ....

... "رجس من عمل الشیطان" کہا اور ساتھ ہی "فاجتنبوہ" کا حکم صادر کر دیا کہ ان سے بالکل الگ رہو، صرف یہی نہیں، آگے آنیوالی آیت میں تاکید شدید کر دی کہ "انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر و یصدکم عن الصلوۃ فھل انتم منتھون" شراب و جوئے سے شیطان تم میں آپس میں عداوت و بغض پیدا کرتا ہے اور نماز سے تم کو دور رکھتا ہے تو کیا تم ان سے باز رہنے والے ہو؟ مطلب یہ ہے کہ ضرور تم ان سے باز رہو۔

اللہ تعالیٰ نے شراب کے لئے لفظ خمر استعمال کیا ہے۔ آیئے خمر کے معنی کی تحقیق کی جائے کہ خمر کس کو کہتے ہیں۔ خمر کے معنی کی طرف خود اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اشارہ کر دیا ہے ؛ "و من ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا و رزقا حسنا" کھجوروں اور انگوروں سے تم مست کرنے والی شراب اور رزق حسن (عمدہ غذا) بناتے ہو۔ سکر لانے والی شراب کو عرب کے لوگ خمر کہتے تھے۔

ایام جاہلیت کے اشعار میں بکثرت خمر کا ذکر موجود ہے۔ یہ لفظ جس زبان کا ہو آرامی ہو یا عبرانی۔ قرآن پاک کے نزول کے وقت یہ لفظ مفرد خمر اور جمع خمور کی شکل میں مستعمل تھا اور عام طور پر لوگ اس کو سمجھتے تھے حضرت عمر کے ذیل کے اقوال مشہور ہیں۔ (کبیر ج ۲ ص ۳۲۷)

۱۔ ان عمر رضی اللہ عنہ اخبران الخمر حرمت یوم حرمت وھی تتخذ من الحنطۃ والشعیر کما انھا کانت تتخذ من العنب والتمر،

حضرت عمر نے بیان کیا کہ شراب حرام قرار دی گئی اور جن دنوں حرام قرار دی گئی ان دنوں شراب گیہوں اور جو سے بنائی جاتی تھی۔ (اسی طرح یہ انگور اور کھجور سے بنائی جاتی تھی غرض یہ دلیل ہے کہ ان سب قسموں کو خمر کہتے تھے۔

۲۔ امام رازی کا بیان ہے: ان عمر الحق بھا کل ما خامر العقل من شراب ولاشک ان عمر کان عالما باللغۃ وروایتہ ان الخمر اسم لکل ما خامر العقل نغیرہ۔

حضرت عمرؓ نے خمر کے ساتھ ہر اس شراب کو ملا دیا جو کہ عقل کو مستور کرے۔ بے شک حضرت عمرؓ لغت کے عالم تھے اور ان کی روایت یہ ہے کہ خمر ہر اس چیز کا نام ہے جو عقل کو چھپا دے اور اس کو بدل دے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قول کو ابوداؤد نے اپنی سنن میں محفوظ کیا ہے۔ عن الشعبی عن ابن عمرؓ قال نزل تحریم الخمر یوم نزل وھی من خمسۃ من العنب والتمر والحنطۃ والشعیر والذرۃ۔

"شعبی ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر نے فرمایا خمر کی تحریم نازل ہوئی۔ تو ان دنوں پانچ چیزوں سے شراب بنتی تھی۔ انگور سے۔ کھجور سے، گیہوں سے، جو سے اور ذرہ یعنی جوار و مکئی سے۔

ابوداؤد نے حضرت نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے۔

عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من العنب خمرا وان من التمر خمرا وان من العسل خمرا وان من البر خمرا ان من الشعیر خمرا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شراب انگور کی ہوتی ہے۔ کھجور کی ہوتی ہے۔ شہد کی ہوتی ہے۔ گیہوں کی ہوتی ہے۔ اور جو کی ہوتی ہے۔

غرض خمر کے وہ انواع جو عام طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایام میں پائے جاتے تھے ان کے متعلق اقوال بالا سے بالیقین خمر کے اقسام معلوم ہو گئے خمر کے اور بھی اقسام ہو سکتے ہیں اور جو اقسام بھی خمر کے مصداق ہوں گے حرام ہیں۔ جن پر کہ ذیل کی حدیثیں دال ہیں۔ (کبیر ج ۲ ص ۲۳۸)

۱۔ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام۔

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر سکر لانے والی چیز خمر ہے اور ہر سکر لانے والی چیز حرام ہے۔

۲۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البتع فقال کل شراب اسکر فہو حرام۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ شہد سے بنائی ہوئی شراب کیا حرام ہے؟

آپؐ نے فرمایا ہر وہ شراب جو انسان کو مخمور کرے حرام ہے"

۳۔ عن جابر بن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اسکر کثیر

نقلیلہ حرام۔

" حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر وہ چیز جو سکر لائے کثیر ہو یا قلیل حرام ہے"

۴۔ عن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسکر حرام وما أسکر منہ الفرق فملء الکف منہ حرام۔

حضرت عائشہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ سے سنا فرماتے تھے کہ ہر وہ چیز جو سکر لائے حرام ہے اور جس چیز کا فرق (ایک وزن جو ۱۹ رطل کے برابر ہے) سکر لائے تو اس کا کم از کم ہتھیلی کے مقدار حرام ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۳۳۰)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خمر انگور کے اس رس (پانی) کو کہتے ہیں جس میں غلیان ہو۔ تیزی ہو۔ اور جس کی سطح سے جھاگ گرنے لگے اور شراب کو خمر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ عقل کو چھپا لیتی ہے۔ اس سے خمار المراۃ (عورت کی اوڑھنی جس سے اپنے چہرے کو چھپا لیتی ہے) مشتق ہے غرض خمر مصدر ہے جس سے اسم فاعل یا اسم مفعول مراد ہے اور مبالغہ کے مفہوم میں حالت مصدری میں بھی سمجھا جاتا ہے۔ امام ابو یوسف اور امام محمد شیبانی جھاگ گرنے کو شرط نہیں قرار دیتے، صرف تیزی ہونی چاہیئے کہ تیزی سے اس کی حرمت ثابت ہے۔ امام صاحب کے نزدیک جوش مارنا تیزی کی ابتدا ہے اور اس کا کمال جھاگ گرنے سے ظاہر ہوتا ہے، چونکہ شریعت کے احکام قطعی ہیں اس لئے غلاوزی کی صورت میں حد لازم ہو گی حلال سمجھنے والے کو کافر کہنا اس کے بیچنے کو حرام کہنا ضروری ہے۔ بعض لوگوں نے صاحبین کے قول کو شراب کی حرمت کے بارے میں احتیاط سمجھا ہے۔ احناف کے نزدیک

خمر کا اطلاق دوسرے قسم کے مسکر اشربہ پر مجاز آہے جو اہل لغت کے نزدیک مشہور و معروف ہے البتہ بعض لوگوں نے ہر مسکر پر خمر کے اطلاق کو حقیقت سے تعبیر کیا ہے جس کی بنا بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور نسائی کی ضبط کردہ حدیث "کل مسکر خمر" پر ہے۔ (روح المعانی ج ۲ ص ۱۱۳)

فقہاء حنفیہ چار قسم کی شراب کو حرام قرار دیتے ہیں۔ (۱) خمر جو انگور کا غیر پختہ رس ہے، جس میں جوش تیزی اور جھاگ ابل پڑے۔ اس کا قلیل و کثیر حرام ہے۔ اور نجس بعینہ ہے اور نجاست غلیظہ پیشاب کے مثل ہے، اس کی مالیت ساقط اور اس کو حلال سمجھنے والا مستحق کفر ہے۔ اس کا پینے والا اگر متوالا ہو جائے تو حد کا مستوجب ہے اس سے علاج کرنا یا کسی قسم کا نفع اٹھانا حرام ہے، البتہ اس کا سرکہ بنانا جائز ہے مگر امام شافعی کے نزدیک یہ بھی جائز نہیں۔

۲- طلاء انگور کا وہ نچوڑا ہوا رس جس کو پکایا جائے اور جس سے دو تہائی سے کم خشک ہو جائے اور سکر لائے۔ اس قسم کی شراب کو اگرچہ بعض لوگوں نے طلاء کا نام دیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ اس کو باذق کہتے ہیں اور یہ حرام ہے۔ طلاء انگور کے اس رس کو کہتے ہیں جو اتنا پکایا جائے کہ دو تہائی خشک ہو جائے۔ یہ درحقیقت شیرہ بن جاتا ہے جس کو حرام نہیں کہا جا سکتا۔

کبار صحابہ اس قسم کے شربت کو پیتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شربت کو طلاء البعیر سے تشبیہ دیا۔ ایک طلاء عرب کے لوگ خارشتی اونٹوں کے لئے استعمال کرتے تھے جس سے مرض جاتا رہتا تھا، اس بناء پر اس شربت کا نام طلاء رکھدیا گیا۔ البتہ وہ طلاء جو دو تہائی سے کم خشک ہو اور مسکر ہو وہ خمر کی طرح نجس ہے۔

۳- سکر تر کھجور (رطب) کا کچا رس جس میں تیزی ہو اور جھاگ ابل پڑے۔

۴- نقیع الزبیب یعنی کشمش کا کچا رس جس میں تیزی جوش اور جھاگ ابل پڑے۔

آخری تینوں قسمیں، باذق، سکر اور نقیع زبیب غلیان و تیزی کی حامل ہوں تو حرام ہیں ورنہ سب کا اتفاق ہے کہ حرام نہیں اور جھاگ لے آنے پر سب کا اتفاق ہے کہ حرام ہیں البتہ ان کی حرمت خمر کی حرمت سے کمتر درجہ کی ہے اور اس لئے ان کو حلال سمجھنے والے کو کافر نہ کہا جائیگا۔

فقہاء نے چار قسم کے شربتوں کو جو خمر کے علاوہ بقیہ مشروبات مذکورہ بالا سے قدرے مشابہت رکھتے ہیں مباح قرار دیا ہے، البتہ یہ شرط لگائی گئی ہے کہ ان مشروبات میں سکر نہ ہو نیز لہو و طرب کے لئے

نہ استعمال کئے جائیں، بلکہ چاشنی، تبدیل ذائقہ، علاج اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی خاطر طاقت حاصل کرنے کے لئے پئے جائیں۔ البتہ امام محمد شیبانیؒ نے شہد اور انجیر سے بنائے ہوئے اشربہ کو مطلقاً حرام قرار دیا ہے۔ چاہے قلیل ہوں یا کثیر، اور فتویٰ انہیں کے قول پر ہے۔ کیونکہ لہو لعب کے لئے ان کو پینا سب کے نزدیک حرام ہے۔

یہ چار قسمیں حسب ذیل ہیں۔

۱۔ تمر و زبیب (کھجور، کشمش) سے پکائی ہوئی نبیذ جس میں ایک آنچ لگی ہو اور اس میں تیزی آجائے۔ اس کا پینا بلا لہو و طرب جائز ہے۔

۲۔ کھجور اور کشمش کا خالص رس جو تھوڑا بہت پکایا ہوا ہو اگر تیزی بھی آجائے تو بلا لہو و طرب پینا جائز ہے۔

۳۔ شہد، انجیر، گیہوں، جو اور جوار (مکئی) سے بنایا ہوا شربت چاہے پکا ہوا ہو یا نہیں، حلال ہے۔

۴۔ انگور کا وہ شیرہ جو اتنا پکایا گیا ہو کہ ایک تہائی باقی رہے تیز بھی ہو تو طاعت و عبادت کے لئے طاقت پانے کی غرض سے پینا حلال ہے مگر لہو و طرب کے لئے نہیں۔

غرض آیات قرآنی، احادیث و آثار نیز فقہا کے اقوال سے ظاہر ہے کہ پھلوں کا تازہ رس اور نچوڑ جو اتنے عرصہ تک محفوظ رکھا گیا ہو کہ اس میں جوش آجائے، تیزی پائی جائے۔ یہاں تک کہ جھاگ اٹھ پڑے، جائز و حلال ہے۔ کیونکہ ایسا رس مُسکر یا بدمست کرنے والا نہیں ہے اگر ایسے رس میں یہ صفات پائی جائیں تو شراب و خمر کہلائے گا اور اس کا پینا حرام ہے، کم ہو یا زیادہ اور پینے والا بدمست ہو جائے تو اس پر حد جاری کی جائے گی اگر ایسے رس کو غلیان اور جھاگ لانے سے پہلے اتنا پکایا جائے کہ صرف ایک تہائی باقی رہ جائے۔ تو بھی جائز ہے، یا قدرے پکایا جائے۔ اور مسکر نہ ہو تو بھی جائز ہے اور اس کو نبیذ کہتے ہیں خمر نہیں۔

آج جو شراب کی قسمیں رائج ہیں چاہے وہ دیسی ہو یا ولایتی بیئر ہو یا سائڈر ہو یا شمپین یا اور کوئی نام ہو چونکہ غلیان تیزی اور جھاگ لانے نیز سکر لانے والی ہیں اس لئے سارے اقسام خمر کا حکم رکھتے ہیں اور بلاشک و شبہ حرام اور ممنوع ہیں۔ ہر قسم کی "تاڑی" جو کھجور، تاڑ یا اور کسی درخت

کے رس سے بنتی ہے چونکہ غلیان، تیزی اور سکر کی حامل ہوتی ہے اور جھاگ بھی لاتی ہے، ممنوع ہے اور خمر کے حکم میں ہے۔

اس طرح بھنگ، حشیش اور افیون کھانا بھی حرام ہے کیونکہ ان کے کھانے سے عقل میں فتور پیدا ہوتا ہے اور ان کا کھانے والا احکام الہی کے بجالانے کے قابل نہیں رہتا۔

(درالمختار ج ۲ کتاب الاشربۃ ۳۳۸-۳۳۹)

امام ابوداؤد کی روایت ہے: نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سکر لانے والے اور افتراء وبہتان کے موجب مشروبات سے منع فرمایا۔ (روح المعانی ج ۲ ص ۱۱۳)

آج کل بعض مستشرقین کا یہ شیوہ ہوگیا ہے کہ وہ تعلیمات اسلامیہ کی تنقیص اور اہل اسلام کی سوء اعتقادی اور بداعمالی شمار کرنے کی غرض سے عہد ماضی کے عام قصہ کہانیوں کی کتابوں کی بے سرو پا باتوں کی بنا پر یہ تاثر پیدا کرنے میں کوشاں رہتے ہیں کہ مسلمان سلاطین شراب کے دلدادہ تھے اور عیش وطرب میں رات دن مشغول رہتے تھے، ان مستشرقین کا ماخذ الف لیلہ ولیلہ اور اس قسم کے دوسرے افسانے ہیں جن میں خیالی اور افسانوی واقعات نیز خیالی تہذیب وثقافت کا مرقع کھینچا گیا گیا ہے، ایسے ادبی شہ پاروں کی اگر کچھ قیمت ہے تو محاورات ولغات، بلاغت وفصاحت حسن بیان طرز نگارش کے لئے ہے۔ ان سے تاریخی استشہاد بالکل غلط ہے، اور ان ادبی کتابوں کی روشنی میں مسلمانوں کے عادات واطوار کا یقینی تصور کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا۔ فاتحین اسلام اور قابل تقلید خلفاء کے تاریخی واقعات شاہد ہیں کہ - - - - - - - - - - - - - - - - - - - فرزندان اسلام حلال وحرام میں کس قدر محتاط تھے۔ (لفظ خمر، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام)

خمر پینے والا سزا کا مستحق ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شراب پینے والوں کو ہاتھوں، جوتوں، اور ڈنڈوں سے مارتے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ میں آرزو کرتے تھے کہ کاش ہم ایسے لوگوں کے لئے حد مقرر کرتے! چنانچہ بالآخر حضرت ابوبکرؓ نے چالیس درے لگانے کی حد مقرر کی۔ حضرت عمرؓ کے زمانے میں یہی رواج قائم رہا۔ مہاجرین اولین میں سے ایک فرد

شراب پینے کے جرم میں پکڑے گئے، اوران کو درے کی سزا سنادی گئی۔ مہاجر نے عرض کیا۔ میرے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ہے تم کیوں مجھے درے مارتے ہو۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کتاب اللہ میں کہاں ہے کہ میں درے نہ لگاؤں، عرض کیا اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔

لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصلحات جناح فیما طعموا الخ ان لوگوں پر جو ایمان لاچکے نیک عمل کیا، کوئی گناہ نہیں ان چیزوں کے بارے میں جن کو کھاچکے۔ میں ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والوں میں سے ہوں۔ تو اللہ سے ڈرو۔ اور نیک عمل کرو، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر، احد، خندق اور سارے غزوات و اہم مواقع پر حاضر رہا۔

حضرت عمرؓ نے دوسرے صحابہ سے فرمایا کیا تم انہیں جواب نہیں دیتے؟ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا یہ آیتیں تو گذرجانے والوں کے متعلق عذر کے طور پر نازل ہوئیں، جو لوگ باقی ہیں ان کے لئے عذر باقی نہ رہا۔ ان کے خلاف تو حجت اور دلیل قائم ہے گذرنے والوں کے لئے عذر اس لئے ہے کہ خمر کی تحریم سے پیشتر وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے، اور باقی رہنے والوں کے خلاف حجت ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انما الخمر الخ۔ شراب اور جوا اور بتوں کے چڑھاوے اور تیر تو ناپاکی ہیں۔ تو جو لوگ ایمان لاچکے اور نیک اعمال کئے پھر اللہ سے ڈرتے رہے اور اچھا کام کیا تو بیشک اللہ تعالیٰ نے خمر پینے سے منع کیا ہے؟

حضرت عمر نے پوچھا تو تم سبھوں کی کیا رائے ہے؟ حضرت علیؓ بن ابی طالب نے فرمایا۔ ہماری رائے ہے کہ جب ایک شخص شراب پیتا ہے تو بدمست ہوتا ہے اور جب یہ بدمست ہوتا ہے تو یاوہ گوئی کرتا ہے اور وہ جب یاوہ گوئی کرتا ہے تو افترا پردازی اور جھوٹی تہمت لگاتا ہے اور جھوٹی تہمت لگانے والوں کو اسّی درے مارنے کا حکم ہے، چنانچہ حضرت عمرؓ نے اسّی دروں کے مارنے کا حکم دیا۔ (رواہ ابوالشیخ وابن مردویہ والحاکم وصححہ تفسیر ثنائی ۸۳ المائدہ)

میسر مثل موعد و مرجع مصدر ہے، فعل یَسَر سے مشتق ہے، قمار اس کا معنے ہے۔ یعنی جوا کھیلنے کے معنی میں ہے۔ البتہ بعض لوگوں نے یُسر سے مشتق سمجھا ہے۔ جس کا مفہوم ہے آسانی سے اور سہولت کے ساتھ مال لینا، اور جوا میں جیتنے والا دوسروں کا مال بڑی سہولت اور آسانی سے قبضہ میں

سے لیتا ہے، اگر لیسار سے مشتق سمجھیں تو معنی سبب لیسار یعنی دولت وحصہ کا سبب ہے، لیسر کا مفہوم حسب بیان ابن قتیبہ تقسیم کرنا اور اجزا یا حصے بنانا ہے یا اسراس حصے کو کہتے ہیں جو تیر نکالنے میں حاصل ہوتا ہے اور یہ حصہ واجب سمجھا جاتا ہے، عربوں میں زمانہ جاہلیت میں یہ عام رواج تھا کہ مالدار خانۂ کعبہ میں آکر اپنی سخاوت وداد و دہش کا مظاہرہ کرتے تھے۔ اس کا طریقہ انہوں نے یہ ایجاد ۹
کیا تھا کہ دس تیر ایک خریطہ میں رکھتے تھے۔ ان میں سے سات تیروں پر ایک، دو، تین، سات حصوں تک عدد لکھے ہوتے تھے۔ اور یہ اعداد ان تیروں کے خاص حصے سمجھے جاتے تھے۔ صرف تین تیر وغد، سفیح اور منیح نام کے ایسے تھے جن پر کوئی عدد کندہ نہ تھا۔ سات تیر جن کے حصے مقرر تھے ان کے نام یہ ہیں: فذ، توام، حلس، نافس، مسبل اور معلی، ان کے سارے حصے اٹھائیس ہوتے ہیں، ان دسوں تیروں کو ایک تھیلے میں ڈال کر کسی عادل وسنجیدہ شخص کے حوالے کرتے اور کچھ دیر حرکت دینے کے بعد ان سے حصہ داروں کے نام سے تیر نکلواتے جس عدد کا نمبر جس شخص کے نام سے نکلتا ذبح کئے ہوئے جانور کے اٹھائیس حصوں میں سے تیر کے حصوں کے مطابق دیئے جاتے تھے۔ جن کے نام بے حصہ والے تیر نکلتے ان کو کچھ نہ ملتا اور ان کے حصے اور ادا کی ہوئی قیمت دوسروں کو مل جاتی۔ اس طرح حاصل کئے ہوئے حصوں کو یہ لوگ خود نہیں کھاتے تھے بلکہ محتاجوں میں تقسیم کر دیتے تھے

اس امر میں اختلاف ہے کہ میسر صرف اسی خاص قمار کو کہتے تھے جس کا ذکر گذرا۔ یا سارے انواع قمار کو کہتے تھے۔ روایت وآثار سے ظاہر ہے کہ ہر طرح کے جوئے کو میسر کہا جائے گا۔ خواہ وہ قرعہ اندازی کی شکل میں ہو یا مسابقت میں شرط کے ساتھ رقم مقرر کریں۔ یا کسی کھیل میں رقم لگائی جائے۔ یہاں تک کہ آج کل کے مروجہ قمار کے اقسام فلیش اور لاٹری ہیں، یہ سب جوئے اور میسر کے مفہوم میں داخل ہیں کیونکہ ان کا مآل یہ ہے کہ بہت سے مالک اپنے اپنے حصوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔ یا خوف ہے کہ آخر میں اگر سب کو ان کی اصل رقم ادا کردی جائے تو بہتوں کو ان کی اصل رقم نہ مل سکے۔

۴ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم وھاتین الکعبتین۔ انھما من میسر العجم۔ نبی صلعم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ان دونوں پانسوں ([illegible] کے پانسے) سے بچو کیونکہ یہ دونوں فارسیوں کا جوا ہے۔

ابن سیرین، مجاہد اور عطار سے روایت ہے کہ ہر وہ چیز جس میں خطرہ ہو، جوا ہے یہاں تک کہ بچوں کا جوز (بادام) سے کھیلنا بھی قمار ہے۔ (عن ابن سیرین و مجاہد و عطاء کل شئی فیہ خطر فھو من المیسر حتی لعب الصبیان بالجوز: تفسیر کبیر ج ۲ ص ۳۳۱)

شطرنج کے متعلق حضرت علیؓ سے روایت کی جاتی ہے کہ آپ نے فرمایا نردو شطرنج میسر ہے۔ روی عن علیؓ انہ قال النردو والشطرنج من المیسر۔

علمار احناف نے نردو شطرنج کھیلنے کو مکروہ تحریمی کہا ہے۔ امام شافعی اور امام ابویوسف نے اس شرط کے ساتھ مباح کہا ہے کہ قمار کے ساتھ نہ ہو، مداومت نہ کرے اور نہ واجب کے کرنے میں خلل انداز ہو' ورنہ سب کے اتفاق رائے سے حرام ہے اور بہ اجماع سے ثابت ہے'

رد المحتار حاشیہ در المختار میں ہے: قولہ الشطرنج معرب شدرنج وانما کرہ لان من اشتغل بہ ذھب عناؤہ الدنیوی وجاء عناوہ الاخروی فھو حرام وکبیرۃ عندنا وفی اباحتہ اعانۃ الشیطان علی الاسلام والمسلمین کما فی الکافی شطرنج شدرنج (یعنی رنج کھینچنا) کی تعریب ہے یہ مکروہ صرف اس لئے ہے کہ جو اس میں مشغول ہوتا ہے اس کی دنیاوی تکلیف جاتی رہتی ہے اور آخروی تکلیف آجاتی ہے پس یہ حرام ہے اور ہمارے (یعنی حنفیہ) کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے۔ اس کو مباح سمجھنے میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف شیطان کی مدد کرنا ہے۔"

علمائے اسلام کا اتفاق ہے کہ لہو ولعب اگر احکام شرع سے غافل بنادے تو فسق و فجور ہے۔ آج جب کہ مغربی ثقافت مغربی طرز زندگی کا دور ہے اور مسلمان احکام شرع سے تغافل وسستی برتنے لگے ہیں اور سارے اسلامی اعمال کو محض غیر ضروری بلکہ دقیانوسی رسم و رواج سمجھنے لگے ہیں تو ہمارے دین وایمان کا اللہ ہی محافظ ہے اور اللہ ہی سے ہم توفیق چاہتے ہیں۔

(انعام ۸ رکوع) وذرالذین اتخذوا دینھم لعباً ولھواً وغرتھم الحیوٰۃ الدنیا، اور ان لوگوں کو چھوڑ دیجیے جنہوں نے کھیل اور تماشے کو اپنا دین بنا رکھا ہے اور جن کو دنیاوی زندگی نے فریب دے رکھا ہے۔ (اعراف ۲۴) ولا تکن من الغافلین، اور غافلوں میں سے نہ ہو جائیے۔

اللہ بزرگ و برتر نے خمر و میسر کے "اثم" کو نفع سے اکبر بتایا ہے اور یہ اعلان کر دیا کہ ان سے بہت کم نفع حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ خمر کے مفاسد میں سے ہے کہ عقل کو جو انسان کی اشرف ترین صفت ہے، زائل کر دیتا ہے اور جب عقل زائل ہو جائے تو پھر چھوٹی ہو یا بڑی کسی قباحت سے آدمی بچ نہیں سکتا۔ عقل کے معنے ہی ہیں کہ اپنے مالک کو قباحتوں اور برائیوں سے روکے۔ حضرت عباس بن المرد اس سے جاہلیت کے زمانہ میں کہا گیا: الا تشرب الخمر فانها تزید فی حرارتک؟ کیا تم شراب نہیں پیتے یہ تمہاری حرارت میں تیزی پیدا کرے گی؟

تو جواب دیا: ما انا اخذ جهلی بیدی فادخله جوفی ولا ارضی ان اصبح سید قوم وامسی سفیههم - میں ہرگز اپنی جہالت کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے پیٹ میں داخل نہیں کرتا۔ اور نہ مجھے پسند ہے کہ میں قوم کا سردار ہو کر سب سے جاہل اور بے عقل بن جاؤں۔ غرض عقل کے ازالہ کے ساتھ ساتھ شراب اللہ کے ذکر سے نماز سے اور دوسرے عبادات سے باز رکھتی ہے پھر اکثر و بیشتر پینے والوں اور لوگوں کے درمیان بغض و عداوت کو جنم دیتی ہے۔ شراب کے عادی اکثر قتل و بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہیں اس کی لت ایسی بُری ہے کہ جان لئے بغیر نہیں چھوڑتی۔ اکثر امراض پیدا کرتی ہے اور ہلاکت کا باعث ہوتی ہے، اطباء کے یہاں اس کے نقصانات مشہور ہیں۔ اور جب شراب عقل کو زائل کر دیتی ہے تو کوئی شک و شبہ نہیں کہ یہ ام الخبائث ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا ہے۔

اجتنبوا الخمر فانها ام الخبائث - شراب سے بچو کہ یہ ساری خرابیوں کی جڑ ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے متعلق یہ ثابت نہیں ہوتا کہ کبھی انہوں نے شراب پی۔

میسر اور جوئے کی خرابیاں بھی بے شمار ہیں۔ ناحق لوگوں کا مال قمار باز کھاتا ہے جوا، جواریوں کو چوری، قتل نفس، اہل و عیال کی بربادی اور طرح طرح کی برائیوں کے ارتکاب کرنے پر ابھارتا ہے۔ جوئے سے آپس میں عداوت اور دشمنی بڑھتی ہے اور طرح طرح کے مفاسد پیدا ہوتے ہیں، بعض علماء نے خمر کی حرمت کی وجہ قمار کو بتایا ہے، کیونکہ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ قمار باز اپنے ساتھیوں کو شراب پلا پلا کر جوئے پر ابھارتا ہے اور ان کے مال و دولت کو جیت لیتا ہے۔ جاہلیت کے زمانے میں تو لوگ اپنے اہل و عیال تک کو ہار جاتے تھے۔ اس طرح یہ بڑی لت نہ صرف افراد کو

ہلاک کرتی تھی، بلکہ خاندان کے خاندان کو تباہ کر دیتی تھی، اور اب بھی موجودہ معاشرہ جو تہذیب و ثقافت کا علمبردار کہلاتا ہے، شراب و قمار کی وجہ سے بداخلاقی بے حیائی اور ہر طرح کی دنائت و خباثت کا شکار ہو کر رہ گیا ہے۔ یہ مرض اس قدر مزمن ہو چکا ہے کہ آج شرفا کے گھرانے بے حیائی کو بیحیائی نہیں سمجھتے اور نہ خباثت کو خباثت کہتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آج زندگی کی قدریں بدل گئی ہیں عدل و انصاف کے مفہوم بدل گئے ہیں۔ صدق و کذب کے معنی بدل گئے ہیں خیر و شر کے تصورات میں تغیر پیدا ہو گیا ہے، موجودہ جہانبانی کے طریقے، قوانین جدیدہ کے مراکز اور عدالت گاہیں نہاد میں پیش کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ تجربہ اور مشاہدہ بتاتا ہے کہ اس عہد میں ایمانداری اخلاص اور امانت و صداقت سے انسان نقصان میں رہتا ہے اور سزا پاتا ہے اور قصوروار و مجرم انصاف و عدل کے نام پر بری کر دیئے جاتے ہیں۔

زندگی کی قدریں درحقیقت بدلتی نہیں ہیں۔ عقل و فہم کا پھیر ہے اور وہم سراب کو حقیقت سمجھ بیٹھے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (یونس: رکوع ۳) یا یھا الناس انما بغیکم علی انفسکم متاع الحیواۃ الدنیا ثم الینا مرجعکم فننبئکم بما کنتم تعملون - اے لوگو تمہاری سرکشی صرف تمہارے ہی جانوں کے خلاف ہے۔ دنیاوی زندگانی کا فائدہ اٹھالو، پھر تو ہمارے ہی طرف تمہیں لوٹ آنا ہے، تو ہم تمہیں بتا دیں گے کہ تم کیا عمل کرتے تھے۔"